

جہاد میں کامیابی کا مدار قلت و کثرت پر نہیں

ہوئے (تاریخ اسلام جلد ۱ ص ۵۶ مرتبہ دارالمفسنین اعظم گڑھ)

جنگ قادیسیہ میں ۳۰ تیس ہزار سے کچھ زائد مسلمان تھے اور ان کے مقابلہ میں ایک لاکھ تیس ہزار ایرانی تھے۔ اس جنگ میں اللہ تعالیٰ نے کامیابی مسلمانوں کو عطا فرمائی۔ (مقدمہ ابن خلدون ص ۱۵۸)

جنگ یرموک میں تیس ۳۲ ہزار مسلمان تھے اور مقابلہ میں دو لاکھ رومی تھے (خلفاء راشدین ص ۱۱۸) اور متورخ اسلام علامہ عبد الرحمن بن خلدون نے مشہور متورخ امام و اقدی کے حوالہ سے لکھا ہے کہ یرموک میں چار لاکھ رومی مسلمانوں کے ساتھ نہرو آزما تھے (مقدمہ ص ۱۵۸) اور امام تھمالی فرماتے ہیں کہ جنگ یرموک میں سات لاکھ رومی مسلمانوں کے مقابلہ میں لڑے۔ ایک لاکھ پانچ ہزار قتل ہوئے اور چالیس ہزار گرفتار ہوئے اور اس میں صرف چار ہزار مسلمان شہید ہوئے۔ (ہاشم بخاری جلد ۱ ص ۲۶) جنگ یرموک میں کافروں کو شکست فاش ہوئی، اختتام جنگ پر جب لاشیں گئی گئیں تو معلوم ہوا کہ تین ہزار مسلمان شہید ہوئے ہیں اور ایک لاکھ رومی جہنم رسید ہوئے ہیں۔ (خلفاء راشدین ص ۱۱۷) بلکہ ایک روایت کے مطابق ایک لاکھ تیس ہزار رومی لقمہ اجل ہوئے (تاریخ اسلام مولانا اکبر شاہ خان) دور حاضر کے کافروں کو بھی اپنی کثرت پر گھمنڈ نہ ہو۔

جنگ اہین میں بارہ ہزار مسلمان تھے اور مقابلہ میں ایک لاکھ فوج تھی مگر فتح مسلمانوں کو نصیب ہوئی جس کا واقعہ یوں پیش آیا کہ فاتح اندلس موسیٰ بن نصیر نے اپنے غلام طارق بن زیاد کو بارہ ہزار فوج دیکر راؤرک کے مقابلہ کے لیے بھیجا۔ دریا والدیث کے کنارے مقابلہ ہوا جنگ شروع ہو گئی دونوں کی حالت اور قوت میں کوئی تناسب نہ تھا۔ ایک طرف ہر طرح کے اسلحہ سے آراستہ پیراستہ ایک لاکھ فوج تھی۔ اسپین بھر کے نامور اور بہادر جنگجو اور جاگیر دار تھے۔ اپنا ملک تھا، سالانہ رسد کی فراوانی تھی۔ دوسری طرف اپنے وطن سے دور کافی حد تک بے سرو سالانہ مگر دولت ایمان سے لبریز اور شوق شہادت سے سرشار بارہ ہزار مجاہد تھے، مقابلہ ہوا۔ کافر یہ امید باندھے بیٹھے تھے کہ ہم مٹی بھر مسلمانوں کو صفحہ ستی سے مٹا دیں گے۔ لیکن فتح و شکست تو مالک الملک کے امر سے ہوتی ہے۔ راؤرک نے شکست فاش کھائی اور مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی۔ (فتوح الشام ص ۳۰۹، ۳۱۰) اور تاریخ کا یہ انوکھا واقعہ بھی مجاہدین کی اسی فوج کے

مادی دنیا کے نزدیک قلت و کثرت کا سوال ایک بنیادی حیثیت رکھتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ فوجی نقطہ نظر سے حملہ آور فوج کے لئے کم از کم تین گنا ہونا لازمی اور ضروری قرار دیا گیا ہے لیکن روحانی دنیا اور اسلامی تعلیم قلت و کثرت کو برائے نام ایک سبب سمجھتی اور محض ثانوی درجہ دیتی ہے مجاہدین اسلام کی فتح و نصرت اور کامرانی کا اصل راز اللہ تعالیٰ کی ذات مقدس پر اعتماد اور بھروسہ اور اسی کو مستعان یقین کرنے میں ہی مضمر بلکہ عیاں ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد یوں ہے۔

کم من فتنہ قليلة غلبت فتنہ كثيرة باذن الله والله مع الصابرين (البقرہ: ۳۳)

”بارہا تھوڑی جماعت غالب ہوئی بڑی جماعت پر اللہ تعالیٰ کے حکم سے اور اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔“

اور تاریخ اسلام میں مجاہدین اسلام کے سنہری کارنامے اس کا بین اور واضح ثبوت ہیں۔ غزوہ بدر میں صرف تین سو تیرہ جاں نثاروں کی بے مثال بہادری اور دلیرانہ مقابلہ میں ایک ہزار مسلح آہن پوش فوج کو ذلت آمیز شکست ہوئی۔ ستر کافر مارے گئے اور ستر قیدی بنائے گئے اور باقی میدان چھوڑ کر بھاگ نکلے۔ مسلمانوں کے پاس سالانہ جنگ کیا تھا؟ صرف آٹھ کھواروں، چھ زرہیں، ستر اونٹ اور دو گھوڑے۔ مگر فتح مسلمانوں کے لئے مقدر تھی کیونکہ وہ محض اللہ تعالیٰ کی رضا اور حق کی خاطر لڑ رہے تھے۔ جہاد احد میں سات سو مسلمان تھے اور مقابلہ میں تین ہزار کافر تھے مگر بالآخر میدان مسلمان کے ہاتھ میں رہا۔

جنگ خندق میں تین ہزار مسلمان تھے اور مقابلہ میں چوبیس ہزار سے زیادہ کفر کی فوجوں کا حلاطم خیز سمندر تھا، لیکن اللہ تعالیٰ کی غیبی تائید اور امداد نے بالآخر کافروں کو بھاگنے پر مجبور کر دیا اور وہ تقریباً ایک ماہ تک مدینہ طیبہ کا محاصرہ جاری رکھنے کے بعد بھی بے نیل مرام واپس چلے گئے اور ان کے ٹپاک ارادے دل ہی میں مدفون ہو گئے۔

خیبر کی لڑائی میں سولہ سو (بلکہ صحیح روایت کے مطابق پندرہ سو) مجاہدین اسلام کا مقابلہ بیس ہزار یہودیوں سے ہوا اور چند دن کی صبر آزما لڑائی کے بعد خیبر کا سارا علاقہ فتح ہو گیا اور یہود نے ہتھیار ڈال دیئے۔ اس لڑائی میں صرف بیس مسلمان شہید ہوئے اور تیراٹھ

کافروں کا مقابلہ کیا اور باوجود اس کثرت کے کافر میدان سے پیٹھ دکھا کر بھاگ کھڑے ہوئے۔

اے اسیر مالٹا کے نام لیوا! غور کر

اے حسین احمدؒ کے بیٹا! تم نے سوچا بھی کبھی
کیوں تمہارے در پہ آزار جاصل ہو گئے؟
کیوں بھلا ڈالا ہے تم نے سلف کی تاریخ کو
اس قدر کیوں تم تن آسانی پہ مائل ہو گئے؟
کل تمہاری بے زری کا دیدہ تھا دہر میں
سیم و زر پہ کس لیے تم آج مائل ہو گئے؟
اب تو اٹھو اے خدا والو! خدا کے واسطے
اب تو حد یہ کہ رذائل بھی فضائل ہو گئے
کیا تمہاری بے نیازی نے دکھائے ہیں یہ دن
کیوں تمہارے دشمن جاں اہل باطل ہو گئے؟
عاقلوں کے واسطے تم تازیانہ تھے کبھی
کیوں نہ جانے اپنے منصب سے ہی غافل ہو گئے؟
پرچم قرآن و سنت لے کے نکلو دوستو!
بدعتیں ہی عصر حاضر کے مسائل ہو گئے
اے اسیر مالٹا کے نام لیوا! غور کر
تجھ سے مخفی کیوں اکابر کے شائل ہو گئے
گفتنی ناگفتنی حالات سے اکرام اب
روح زخمی ہو گئی، ارمان گھائل ہو گئے
(جناب اکرام القادری خانیوال)

متعلق ہے کہ جب ان جیالے مجاہدوں نے کشتیوں کے ذریعے دریا عبور کر لیا تو ساحل پر پہنچتے ہی طارق بن زیادؒ نے کشتیاں جلا ڈالیں۔ دریافت کرنے والوں نے دریافت کیا کہ ہم وطن سے دور ہیں اور واپسی کا ذریعہ یہی کشتیاں تھیں ان کو جلا ڈالنا دانشمندی نہ تھی اور شریعت کی رو سے سب پر نگہ رکھنا کوئی گناہ کی بات بھی نہیں، اب ہم وطن کیونکر پہنچیں گے؟ حضرت طارق بن زیادؒ نے سکوار کے قبضہ پر ہاتھ رکھا اور مسکرا کر یہ فرمایا کہ جس ملک میں ہم نے قدم رکھا ہے یہ بھی تو ہمارا ہی ملک ہے ہمیں یہاں سے جانے کی کیا ضرورت ہے؟ ہم مسلمان ہیں اور خدا تعالیٰ کا سارا ملک ہی ہمارا ہے۔ یہ تھیں ان اولوالعزم لوگوں کی بالغ نظریں۔ بقول علامہ اقبالؒ

طارق چوں برکنارہ اندلس سفینہ سوخت
گفتند کار تو بنگاہ خرد خطرات
دوریم از سواد وطن بازچوں رسیم
ترک سبب زروئے شریعت کجا روا ست؟
خندید و دست خود یہ شمشیر برد و گشت
ہر ملک ملک ماست کہ ملک خدائے ما است

۳۶۳ھ میں قیصر ارماتوس دیو جانس تین لاکھ لشکر لے کر سلطان الپ ارسلان سلجوقیؒ المصنٰی ۳۶۵ھ کے مقابلہ کے لئے نکلا۔ الپ ارسلانؒ کے پاس صرف پندرہ ہزار فوج تھی پہلے تو گھبرائے لیکن امام ابو نصر محمد بن عبد الملک الحنفیؒ نے فرمایا کہ ہم خدا تعالیٰ کے دین کے لیے لڑتے ہیں ہماری امداد وہ خود کرے گا ہمیں اپنی قلت کو ہرگز خاطر میں نہ لانا چاہیے۔ چنانچہ لڑائی ہوئی اور رب العزت نے مسلمانوں کو نمایاں کامیابی عطا فرمائی۔ (تاریخ اسلام جلد ۳ ص ۹۹) فاتح مصر حضرت عمرؓ بن العاص نے امیر المؤمنین حضرت عمرؓ سے ایک فوجی مہم کے لیے تین ہزار کی کمک طلب کی۔ حضرت عمرؓ نے تین حضرات بھیجے اور فرمایا کہ لو یہ تین ہزار ہیں۔ ان حضرات کے نام یہ ہیں۔ حضرت خارجہ بن حذافہؓ حضرت زبیر بن العوامؓ اور حضرت مقداد بن الاسودؓ (سبل السلام جلد ۱ ص ۳۳۹ طبع مصر)

خلافت راشدہ کے دور میں ایک معرکہ میں جنگ یرموک کے ایک محاذ پر صرف ساٹھ مسلمانوں کا ساٹھ ہزار کافروں سے مقابلہ ہوا لیکن فتح مسلمانوں کو نصیب ہوئی۔ کافروں نے شکست کھائی اور پیٹھ دکھا کر بھاگ نکلے۔ جنگ ختم ہونے پر جب لاشیں شمار کی گئیں تو معلوم ہوا کہ صرف دس لاشیں مسلمانوں کی ہیں دس ہزار لاشیں کافروں کی ہیں، اس شعر میں اس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

مترنی سنون ہم سنون الفا ومع هنا تولوا ملبرینا
(مقدمہ ہاشم مسلم اشوت ص ۳) کہ ساٹھ مسلمانوں نے ساٹھ ہزار